تبصرہ:

نام کتاب : مشاہیر مدفون درحرم رضوی

تالیف زیر اہتمام : آقای غلام رضا جلالی

ناشر : پژوہشہای آستان رضوی مشہد

مبصر : ڈاکٹر شہوار حسین نقوی

باسمہ تعالیٰ

روئے زمین پر سب سے پہلے سپردخاک ہونے والا جنازہ جناب ہابیل علیہ السلام کا تھا، جنہیں ان ہی کے حاسد بھائی قابیل نے قتل کیا۔قتل کرنے کے بعد قابیل اس فکر میں تھا کہ اس لاش کا کیا کرے تو خداوند عالم نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کرید نے لگا تاکہ قابیل سمجھ جائے اور اس طرح ہابیل کے جنازے کو خاک میں چھپادے۔ جیسا کہ قرآن مجید کے سورہ مائدہ، آیت ۳۱ میں ارشاد ہورہا ہے۔

” فَبَعَثَ اللّٰہُ غُرَابًا یَبحَثُ فِی الأَرْضِ لِیُرِیَہُ کَیفَ یُوَارِی سَوْاَۃَ اَخِیہِ قَالَ یَاوَیْلَتَا اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُونَ مِثْلَ ھَذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاَۃَ اَخِی فَاَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِینَ “

پس خدا نے ایک کوّے کو بھیجا جو زمین کو کرید نے لگا تاکہ اس (قابیل) کو دکھائے کہ اسے اپنے بھائی کی لاش کیونکر چھپانی چاہئے وہ کہنے لگا ہائے افسوس کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ اس کوّے کی برابری کرسکوں کہ اپنے بھائی کی لاش چھپادیتا الغرض وہ بہت نادم ہوا۔

اس واقعہ سے ثابت ہوجاتا ہے کہ انسان کو زمین میں دفن کرنے کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام کے عہد سے جاری ہے اور اس کے بعد بھی میت کو دفن کرنے اور اس کی یاد منانے اور قبر کا احترام کرنے اور اس جگہ کو محترم سمجھنے کا سلسلہ جاری رہے۔ زمانہ کے ساتھ ساتھ قبروں پر الواح نصب ہونے لگیں تاکہ نشان قبر محفوظ رہے۔ زمانے نے اور ارتقائی مراحل طے کئے۔قبروں کی چہار دیواری اور ان پر قبے تعمیر ہونے لگے تاکہ متوفی کی عظمت ومنزلت آشکارا ہوسکے۔ یہ طورطریقہ غیر اسلامی معاشرہ میں بھی رائج رہا وہ بھی اپنے قبرستان کا احترام کرتے رہے۔تزئین کاری کے علاوہ اتوار کے روز قبرستان جاکر اپنے مردوں کو یاد کرنے لگے۔ مذہب اسلام میں بھی مومن کی قبر کے

احترام کا حکم دیا گیا ہے یہی سبب ہے کہ شریعت نے جانکنی کے وقت سے تدفین کے مرحلہ تک غسل، کفن، تشیع جنازہ، نماز میت، تدفین کے سلسلے میں بڑی تعداد میں احکام اور مسائل بیان کئے ہیں۔ جن کا مفصلاً ذکر فقہی کتابوں میں موجود ہے۔ عظیم محدث شیخ حر عاملی علیہ الرحمہ نے ''وسائل الشیعہ'' جلد دوم میں احکام میت سے متعلق احادیث نقل فرمائی ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔ ۴۹ رابواب احتضار سے متعلق، ۳۴ ابواب غسل میت سے متعلق، ۳۶ تکفین سے متعلق، ۴۰ نماز میت سے متعلق، ۹۱ تدفین سے متعلق اور ۷ ابواب غسل مس میت سے متعلق ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں مرنے کے بعد بھی مومن کی حرمت وعظمت برقرار رہتی ہے اور اس کے امور کو انجام دینا موجب ثواب و رضائے پروردگار ہوتا ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیتؑ مومنین اور شہداء کی قبروں کی زیارت کے لیے جاتے تھے اور حضرت رسول اکرمؐ نے مومنین وصالحین کی زیارت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

" زوروالقبور فانّھا تذکرکم الاخرة " یعنی قبروں کی زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی۔[۱]

خود آنحضرت اپنی مادر گرامی حضرت آمنہ کی قبر کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔

" زار النّبی قبر امه فبکی و ابکی من حوله"

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدۂ گرامی کی قبر کی زیارت کی اور قبر پر خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا جو آپ کے ساتھ تھے۔[۲]

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کا حکم فرمایا تھا۔

"انّ رسول اللّٰہ رخص فی زیارۃ القبور" آنحضرت نے اللہ سے قبروں کی زیارت کی اجازت لی۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" فامرنی ربی اتی البقیع فاستغفر لھم قلت کیف اقول یا رسول اللّٰہ قال قولی السّلام علی اھل الدیار من الومنین والمسلمین یرحم اللّٰہ المستقدمین منّا والمستا خرین

وانّا ان شاء اللّٰہ بکم لاحقون۔"

آپ نے فرمایا مجھے میرے رب نے حکم دیا کہ بقیع جاؤں اور وہاں دفن افراد کے لئے طلب مغفرت کروں۔ چنانچہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا مجھے وہاں جاکر کیا کہنا چاہئے تو حضور نے فرمایا کہو اس دیار کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلام ہو۔ خداوند عالم ہم سے پہلے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے ہم بھی جلد ہی انشاء اللہ تم سے آملیں گے۔[۳]

بعض احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو زیارت قبور کا طریقہ تعلیم فرمایا اور حضرت عائشہ رسول اکرمؐ کی وفات کے بعد بھی اکثر زیارت کے لئے جایا کرتی تھیں۔

ترمذی کا بیان ہے کہ جناب عائشہ کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کا جب حبشہ میں انتقال ہوگیا تو ان کا جنازہ مکہ مکرمہ لایا گیا اور وہیں انہیں سپرد خاک کیا گیا چنانچہ جب حضرت عائشہ مدینے سے مکہ مکرمہ تشریف لائیں تو وہاں وہ اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کے لئے گئیں اور اپنے بھائی کے غم میں ان کی قبر پر دوشعر پڑھنے کے بعد دعا بھی کی۔[۴]

مذکورہ روایات سے ثابت ہے کہ مومنین اور صالحین کی قبروں کی زیارت کے لئے جانا جائز ہے پس قبرستان میں داخل ہوتو بلند آواز سے اہل قبور کو سلام کرو اور انہیں یاد کرو۔ اس کے علاوہ قبر کے پاس قرآن مجید کی تلاوت کرنا بالخصوص سورہ الحمد، سورۂ توحید، سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن کی تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ خاصان خدا کی جائے دفن کا ہمیشہ احترام کیا گیا اور اس کے تقدس کا خیال رکھا گیا اور بہت سے مزار مسجد میں تبدیل بھی کیے گئے۔ مقام اصحاب کہف کے تقدس کے سلسلے میں قرآن مجید نے اس کا مسئلہ اس طرح پیش کیا۔

وکذالک اعشرنا علیھم لیعلموا ان وعداللّٰہ حقّ و انّ السّاعة لاریب فیھا اذیتناعون بینھم امرھم فقالوا ابنوا علیھم بنیانا ربّھم اعلم بھم قال الذین غلبوا علی امرھم لنتخذنّ علیھم مسجداً۔

اور ہم نے یوں (اصحاب کہف) کی قوم کے لوگوں کو ان کی حالت پر اطلاع کرائی تاکہ وہ لوگ دیکھ لیں کہ خدا کا وعدہ یقیناً حق ہے اور یہ (بھی سمجھ لیں) کہ قیامت کے آنے میں کچھ بھی شبہ

نہیں اب اطلاع ہونے کے بعد ان کے بارے میں لوگ آپس میں جھگڑنے لگے تو کچھ لوگوں نے کہا ان کی (قبر) پر کوئی عمارت بنادو ان کا پروردگار ان کے حال سے خوب واقف ہے اور ان کے بارے میں (مومنین) کی رائے غالب رہی۔ انہوں نے کہا ہم تو ان (کے غار) پر مسجد بنائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ مومنین نے اصحاب کہف کی قبر کی حرمت برقرار رکھنے اور ان کی یادگار باقی رکھنے کے لئے اس مقام پر مسجد تعمیر کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ پوری تاریخ میں مسلمانوں کا یہی طرز عمل رہا چنانچہ حضرت علی علیہ السلام نے آنحضرت کے جسم اطہر کو آپ کے حجرہ میں دفن کیا جو مسجد نبوی سے ملحق تھا جو اب توسیع مسجد کے سبب وسط مسجد میں آگیا ہے۔ اور سب لوگ وہاں نماز پڑھتے ہیں۔

مزاروں کی عظمت اور قبروں کی اہمیت کے سبب جید علماء نے ''مزار شناسی'' کے عنوان کے تحت ارزشمند کتابیں تالیف کیں جن میں ''تذکرہ ہزار مزار عیسیٰ بن جنید شیرازی''۔'' مقصد الاقبال سلطانیہ سید اصل الدین عبد اللہ'' ''ریاض الارواح''، ''روضۃ الاطہار''، ''مزارات تبریز''، ''مزارات کرمان'' وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

خاصان خدا، مومنین وصالحین کے نزد دفن ہونا عین اسلامی ثقافت ہے یہی سبب ہے کہ انبیاء علیہم السلام وائمہ علیہم السلام کے پہلو میں بڑی تعداد میں مومنین آسودہ لحد ہوئے جس کے گواہ مکہ، مدینہ، نجف، کربلا اور مشہد کے وسیع وعریض قبرستان ہیں۔ فقہاء نے جنازے کو ان مقدس مقامات کی طرف منتقل کرنے کی بھی اجازت دی ہے جیسا کہ شیخ الطائفہ شیخ طوسی نے ''مصباح'' و''نہایہ'' میں شہید اوّل نے ''ذکریٰ'' میں مفصلا اس کا ذکر کیا ہے۔ شہر مشہد مقدس جو عہد قدیم سے اپنی علمی، ثقافتی وتاریخی حیثیت کی بنیاد پر ممتاز شہر رہا ہے۔ اس شہر میں ثامن الائمہ حضرت علی بن موسیٰ علیہ السلام آرام فرمارہے ہیں جس کی بنا پر شہر مقدس قرار پایا اور بڑی تعداد میں مومنین اس سرزمین پر سپرد خاک ہوئے جن کی قبریں رواق حرم، صحن حرم، بہشت ثامن الائمہ اور شہر کے دیگر قبرستان جیسے قبرستان سراب، نوغان، قتل گاہ قبر میر، گل شہر، خواجہ ربیع، بہشت رضا میں موجود ہیں۔

روضہ امام رضا علیہ السلام کے صحن میں بڑی تعداد میں علماء وفقہاء آسودہ لحد ہوئے۔ جنہوں نے یادگار علمی وتحقیقی خدمات انجام دیں۔ میرے پیش نظر جو کتاب ہے اس کا نام ''مشاہیر مدفون در حرم رضوی'' کی پہلی جلد ہے جو علماء دین سے مخصوص ہے یعنی وہ علماء کرام جو حضرت امام رضا علیہ

السلام کے حرم مقدس میں مدفون ہیں۔ پژوہشہای اسلامی آستان مقدس رضوی نے دیگر فرہنگی واسلامی اداروں کے تعاون سے یہ منصوبہ بنایا کہ ایک ایسا مجموعہ منظر عالم پر آنا چاہئے۔جس میں ان حضرات کا ذکر مختصر سوانح کے ساتھ کیا جائے جو حرم امام رضا علیہ السلام میں آرام کررہے ہیں چنانچہ اس اہم کام کے لئے علماء کا بورڈ قائم کیا گیا جس نے اس اعلیٰ خدمت کو انجام دیا۔ پہلی جلد میں علماء کرام کا ذکر مختصر حالات زندگی کے ساتھ مندرج ہے اس کی پہلی اشاعت ۱۳۸۲ھ میں بنیاد پژوہشہای اسلامی آستان قدس رضوی کی جانب سے ہوئی۔یہ کتاب جناب آقای غلام رضا جلالی کے زیر نظر مرتب کی گئی جس میں مندرجہ ذیل ارباب کا قلمی تعاون رہا۔

جناب آقای زنگنہ

جناب آقای اسماعیل رضای

جناب آقای محمد جواد ہوشیار

جناب آقای رسول سعیدی زادہ

جناب آقای سید حسن حسینی

جناب آقای مجتبیٰ الٰہی خراسانی

جناب آقای علی اکبر الٰہی خراسانی کا ''درآمد'' کے عنوان سے پیش لفظ ہے۔ پہلی جلد ۵۴۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسری اشاعت ۱۳۸۶ھ میں ہوئی اس جلد میں ۴۵۶ قدیم وجید علماء کا ذکر ہے۔آخری کتاب میں منابع وماخذ کا بھی ذکر موجود ہے۔کتاب صوری ومعنوی دونوں اعتبار سے ارزشمند ہے۔تصویروں کی شمولیت سے کتاب نے دستاویزی حیثیت اختیار کرلی ہے۔ علمائے تذکرہ میں یہ کتاب گرانقدر اضافہ ہے۔امید ہے کہ ارباب علم وتحقیق اس سے استفادہ کرکے اسلاف کی علمی خدمات سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

❁❁❁